[illegible] باب کی تعلیم و تربیت سے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 209 | اتوار 29 ربیع الثانی- 1417ھ 15 تبوک 1375ہش 15 ستمبر 1996ء

بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے

صاحب ایمان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔ صاحب ایمان کو چاہئے کہ استقلال سے کام لے۔ ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کی راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا منہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے۔ ہم کیونکر نیکو کار ہو سکتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ صاحب ایمان کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ صاحب ایمان کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے جو اس کی فطرت میں موجود ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 422)

دوسروں کے آرام کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب- امام جماعت احمدیہ الاول)

عقائد کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ دل کی باتیں تو وہی جانتا ہے۔ (-) مگر یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش قویٰ پر ضرور جلوہ گری کرتا ہے۔ کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اس میں ہاتھ ڈال دے۔ کون گڑھے میں عمداً گر سکتا ہے۔ روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کے وقت روٹی اور پیاس کے وقت پانی پیتے ہو۔ پھر جب کوئی انسان یہ اصول مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو پھر قیاس کرے کہ ان اسماء حسنیٰ کو مان کر بھی بدمعاشیوں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں دلیری کرتا ہے۔ ہندو، دہریہ، سکھ، آریہ، عیسائی وغیرہ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے اور ان کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال دیکھ لو اور پھر اپنے افعال و اعمال کا معائنہ کرو۔ تم میں تو خاص نعمت اتری تھی اور پھر اس کی تکمیل ہوئی تھی اب اس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز ہوا؟ (-)

دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو۔ مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے تو دوسرے کی بہتری کی کیا امید!!! کرتے نفاق ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتفاق میں ہیں۔ جہالت میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علم کی عزت و آبرو ملے۔ غفلت میں سرشار ہیں اور ہوشیاری کی لذت کے خواہان۔ علم ہاں صحیح علم کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اجر وہ لینا چاہتے ہیں وہ عاملین کو ملتے ہیں۔ مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولوں والی بات کیوں نازل نہیں ہوتی۔ بہت سے تم میں سے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم (-) کیوں نہیں بنتے۔ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ ہم کیوں آسودہ حال نہیں ہوتے۔ مگر یہ بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل درآمد کرنے میں تم نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ انصاف تو یہی ہے کہ جس قدر روپیہ اور عمر کورسوں کے پورا کرنے میں صرف کیا ہے۔ کیا کلام الٰہی کے مطالب پر اطلاع پانے اور اس کو دستور العمل بنانے میں اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ خدا کے حضور بخیلی نہیں۔ اس کے اسماء میں بخل نام کو نہیں۔ پھر یہ محرومی کیوں؟ یہ سچی بات یہ ہے (-) اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرو۔ (از خطبہ 21- اپریل 1899ء)

ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ خوف الٰہی دل پر غالب رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کریسنٹ گریمر سکول فیکٹری ایریا ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات

○ کریسنٹ گریمر ہائی سکول فیکٹری ایریا ربوہ کا کریسنٹ سمر کیمپ اختتام پذیر ہونے کے بعد سکول کا جلسہ تقسیم انعامات مورخہ 8- ستمبر 1996ء کو شام چھ بجے منعقد ہوا۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم احسان الحق پرویز صاحب نے انجام دیئے۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے طلباء و اساتذہ کی شاندار کارکردگی کو سراہا اور انہیں کارآمد نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا کہ عموماً یہ بحث ہوتی ہے کہ بچوں کی تربیت کس کی ذمہ داری ہے۔ والدین کی' اساتذہ کی یا ماحول اور معاشرہ کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ سکول کے اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کریں اسی طرح والدین کو اپنی ذمہ داری نبھانی چاہئے اور محلے یا ذیلی تنظیموں کو بھی اپنا اپنا حصہ ادا کرنا چاہئے۔

محترم مولانا نے سمر کیمپ کے دوران علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں پرنسپل مکرم محمد رضوان احمد صاحب نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

کریسنٹ گریمر سکول کا ہائی سیکشن فیکٹری ایریا میں اور پرائمری سیکشن دارالفتوح میں قائم ہے۔ اس سکول کا آغاز یکم اپریل 1996ء سے ہوا ہے۔ یہ اس سکول کا پہلا جلسہ تقسیم انعامات تھا۔ طلباء و اساتذہ نے نہایت سلیقے اور خوبی کے ساتھ تمام انتظامات کئے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں نثار احمد صاحب پشاور سے لکھتے ہیں۔ میری خوشدامن اہلیہ محمد الطاف خان صاحب (وفات یافتہ) آف پشاور 16- اگست 96ء کو امریکہ کے سٹیٹ کنٹیکی میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر 81 برس تھی اتوار 18-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

15 - تبوک 1375 ہش 15 - ستمبر 1996ء

جسمانی اور روحانی نظام

ایک نظام ہمارے جسم سے تعلق رکھتا ہے اور ایک نظام ہماری روح سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ دونوں نظام متوازی چلتے ہیں۔ جس طرح کبھی جسم بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح روح بھی بیمار ہو جاتی ہے۔ جس طرح کبھی کوئی جسم کی تکلیف برداشت سے باہر ہونے لگتی ہے اسی طرح روح میں بھی ایسے ہی اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جسم کا نظام تو نظر آتا ہے روح کا نظام نظر نہیں آتا۔ انسان خدانخواستہ چوری کرے تو پکڑا جاتا ہے اور اس کے جسم کو سزا ملتی ہے۔ جھوٹ بولے تو اس کی روح پر اثر ہوتا ہے لیکن پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیا اثر ہوا ہے اور اس اثر کو زائل کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اس بات کی تلاش میں رہیں کہ ہماری روح کہیں بیمار تو نہیں۔ اسے کسی قسم کی مشکل تو نہیں پیش آ رہی۔ تو یقیناً یہ بات اسی طرح آسان ہو جائے گی۔ جس طرح جسم کی بیماریوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ روح کی بیماری جسم پر ظاہر تو نہیں ہوتی لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ جسم کی بیماری سے بڑھ کر ضرر پہنچاتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ان دونوں حالتوں کا موازنہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"سوچنا چاہئے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پھر کیسے کیسے خیالات اس کے دل میں اٹھتے ہیں اور کیسے دور دراز کے نتیجوں پر یہ پہنچتا ہے اور اپنی آنے والی حالت کا خیال کر کے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ شائد اب لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائیں۔ اور میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئیں اور کبھی سوچتا ہے خدا جانے اب میں کیسی ابتر حالت میں ہو جاؤں گا اور کن کن دکھوں میں مبتلا ہوں گا۔ لیکن افسوس کہ اس بات کا خیال تک نہیں کیا جاتا کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت کیا حالت ہو گی۔ یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی ہو جاتی ہے مگر وہ کوڑھ جو روح کو لگ جاتا ہے وہ تو ابد تک رہتا ہے۔ کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔"

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے ہمیں اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ ہماری روح کی کیا حالت ہے۔ خدانخواستہ اسے کوئی بیماری تو نہیں لگ گئی۔ اسے کوئی تکلیف تو نہیں آن پہنچی۔ اور اگر ایک ذرا سا بھی اس بات کا شبہ ہو کہ ہماری روح بیمار ہے تو ہمیں اس کے علاج کے لئے اس سے بھی زیادہ تگ و دو کرنی چاہئے جتنی کہ ہم جسم کی بیماری کے علاج کے لئے کرتے ہیں کیوں کہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے جسم کی بیماری تو اگر زندگی میں ٹھیک نہ بھی ہو تو مرنے سے اس سے خلاصی ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ بیماری جو روح کو لگ جاتی ہے اور زندگی بھر ٹھیک نہیں ہوتی وہ مرنے کے بعد بھی ٹھیک نہیں ہوتی۔ وہ بیماری تو ابد تک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اور حضرت صاحب کا آخری جملہ "کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے" ہمارے لئے انتہائی غور و فکر کا مقام ہے۔ کیا واقعی ہم نے صرف اپنے جسم کی بیماریوں کی طرف توجہ دی ہے یا کبھی روح کی طرف بھی دیکھا ہے۔ اگر ہم اپنی روح کی طرف دیکھیں تو ہمیں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی خامی ضرور نظر آئے گی۔ اس خامی کو دور کرنا ہمارا فرض ہے اور ہمیں ہر ممکن کوشش کر کے اس خامی کو دور کرنا چاہئے پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ جسمانی نظام اور روحانی نظام دونوں ایک دوسرے کے متوازی چلتے ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم دونوں نظاموں پر نظر رکھیں۔ جسم کو بھی بیمار ہونے سے بچائیں۔ اور روح کو بھی بیمار ہونے سے بچائیں۔ جسم بیمار ہو جائے تو فوری طور پر علاج کروائیں۔ اور روح بیمار ہو جائے تو اس کے علاج میں بھی کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہمارے جسم کو بھی صحیح سلامت رکھے اور ہماری روح کو بھی۔

کون سمجھاتا ہے باتیں پیار سے
ڈالتا ہے کون سیدھی راہ پر
ہاتھ میں لیتا ہے اپنے ہاتھ کون
کس کا دل کہتا ہے سب سے پیار کر

ابو الاقبال

○

مرے عزیزو! اخوّت شعار بن کے رہو
جہاں میں رحمتِ پروردگار بن کے رہو
کسی کو اپنا بنا لو کسی کے ہو جاؤ
کسی کے دل کا سکون و قرار بن کے رہو
پیام دے جو گلوں کو حیاتِ تازہ کا
چمن میں تم وہ نسیمِ بہار بن کے رہو
خدا کی یاد سے غافل نہ دل کو ہونے دو
اسی کے یار اسی کے نگار بن کے رہو
مرے عزیزو! یہ دنیا تو آنی جانی ہے
یہاں ہمیشہ غریب الدّیار بن کے رہو
ہر اک کے مونس و محسن ہر ایک کے ہمدرد
ہر اک کے ہمدم و حاجت برار بن کے رہو
خدا سے صاف رہے ہر معاملہ ہر دم
اور اس کے دین کے خدمت گزار بن کے رہو
نہ خلد کی ہو طلب اور نہ خوفِ نارِ سقر
تم اس طرح کے عبادت گزار بن کے رہو
خودی و نخوت و کبر و ریا سے نفرت ہو
جہاں بھی جاؤ وہاں خاکسار بن کے رہو
نہ داغدار ہو دامن کسی گنہ سے کبھی
ہمیشہ صالح و پرہیزگار بن کے رہو
زباں پہ جھوٹ کبھی بھول کر بھی آ نہ سکے
صفا و صدق کے آئینہ دار بن کے رہو
سعید رُوحیں رہیں تم سے رُشد کی طالب
تم ایسے پیکرِ عزّ و وقار بن کے رہو
پھٹکنے پائے نہ دل میں قنوط و یاس کبھی
خدا کے فضل کے امیدوار بن کے رہو
غرض یہ زندگی ایسے بسر کرو صدّیق
کہ بعد مرگ بھی تم یادگار بن کے رہو

الفضل 21- مئی 1971ء — مولانا محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

خدا خود قصّہ شیطاں بیاں کردست تا دانند
کہ ایں نخوت کند ابلیس ہر اہلِ عبادت را

خدا نے خود شیطان کا قصہ اس لئے بیان کیا ہے تا کہ لوگ جانیں کہ تکبر عبادت گزار کو بھی شیطان بنا دیتا ہے۔

بلفّاظی بسر کردند عمرِ خود بلا حاصل
دمے از بہرِ معنی ہا نمی یابند فرصت را

ان لوگوں نے اپنی عمر بے فائدہ لفاظیوں میں بسر کر دی مگر حقیقت کے لئے ان کو ایک لحظہ کی فرصت نہیں۔

گزاف و لاف شاں در ظاہر شرعست ہم باطل
کہ غافل از حقایق کے نکو داند شریعت را

ظاہری شرع کے بارے میں بھی ان کی لاف و گزاف باطل ہے کیونکہ حقائق سے غافل انسان شریعت کو کب سمجھ سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ انسان پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ اگر وہ تکبر کرے تو اپنی عبادات جو وہ روز شب بجا لاتا ہے۔ کے باوجود شیطان بن جاتا ہے۔ عبادت گزاری اپنی جگہ پر لیکن تکبر ایک ایسی بات ہے جو نہ صرف عبادت کی نفی کر دیتی ہے بلکہ انسان کو برائی میں بہت دور تک لے جاتی ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے شیطان کا قصہ بیان کیا ہے۔ شیطان کے قصے سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کی بات ماننے کی بجائے تکبر کرتے ہوئے اپنی ہستی کو بڑا سمجھا اور اس طرح وہ شیطان بن گیا گویا کہ شیطان بننے سے پہلے وہ شیطان فطرت نہیں تھا۔ لیکن تکبر نے اسے شیطان بنا دیا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ظواہر پر جاتے ہیں اور حقیقت ان سے چھپی رہتی ہے۔ وہ عمر بھر اسی کوشش میں رہتے ہیں کہ اپنی لفاظی سے دوسروں کو مسحور کریں اگرچہ الفاظ ہوتے تو حقیقت بیان کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن اگر لفاظی اختیار کر لی جائے تو حقیقت ان کے پیچھے اس طرح چھپ جاتی ہے کہ وہ کسی کو نظر ہی نہیں آتی۔ اس لئے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بڑی لچھے دار تقریریں کرنے والے درحقیقت کوئی بھی حقیقت سامنے نہیں لاتے۔ ان کا مقصد صرف اور صرف اپنی زبان دانی کو پیش کرنا ہوتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تقریریں کرتے ہیں اور اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں وہ کسی طرح بھی حقائق سے آگاہ نہیں ہو سکتے اور جو شخص حقائق سے غافل ہو وہ احکام دین کو سمجھنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ احکام دین کو تو صرف وہی شخص پوری طرح سمجھ سکتا ہے جو ہر بات کی حقیقت اور اس کی تہہ تک نیک دلی اور خلوص سے پہنچنا چاہے۔ لیکن اگر کوئی شخص محض لفاظی کے ذریعے اپنے آپ کو آگے لانا چاہے تو آگے آنے کے باوجود لوگ یہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حقائق پیش نہیں کر رہا۔ محض اپنی اناء کو پیش کر رہا ہے۔ اس کا آگے آنا اس کے لئے کسی طرح بھی اعزاز کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ کسی طرح بھی اور کسی رنگ میں بھی ہم سے تکبر کا اظہار نہ ہو۔ اے خدا تو ہمیں تکبر سے محفوظ رکھ۔

---

(۱) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی ایک تقریر

لجنہ اماء اللہ قادیان نے مئی 1926ء میں مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ کو ایک ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب موصوف نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

حضرت اماں جان اور معزز بہنیں۔

میں اپنے دل میں ایک خوشی کی لہر موجزن پاتا ہوں۔ جب یہ دیکھتا ہوں۔ کہ میری معزز بہنیں اور میرے معزز احباب اور بزرگان نے میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ جس کا میں کسی رنگ میں بھی شکریہ ادا کرنے کے ناقابل ہوں۔

شکریہ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا۔ کہ مجھ جیسے ناچیز کو اس خدمت کے لئے منتخب کیا گیا حالانکہ میں نہ اس وقت اس کا اہل تھا۔ اور نہ اب اپنے آپ کو اس کا اہل پاتا ہوں۔ میں خدا تعالیٰ کے شکریہ کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اور سب بہنوں بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے میری ناچیز خدمات کو قدر کی نظر سے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی میں اس بات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ میری بیوی کی خدمات کو بھی قدر کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

خاوند کی قربانی میں بیوی کا حصہ

واقعی مرد کی قربانی کی نسبت اس کی بیوی کی قربانی کئی گنا بڑھ کر ہوتی ہے اس کے لئے خاوند کی مفارقت۔ بچوں کی تعلیم و تربیت۔ گھر کے اخراجات کا فکر۔ اور اور کئی قسم کی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مرد اکیلا جاتا ہے۔ اسے اس قسم کی مشکلات نہیں ہوتیں۔ مگر عورت کے لئے بوجہ اس کے کہ اسے لین دین کے متعلق تجربہ نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی مالی مشکلات بھی ہوں۔ تو اس کے لئے گھر کا انتظام اور بچوں کی تربیت کرنا آسان کام نہیں۔

میں جب اپنی بیوی کی اس ہمت اور قربانی کو دیکھتا ہوں۔ جو اس نے میرے بعد دکھائی۔ تو اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا۔ کہ اس کا شکریہ ادا کر سکوں۔ میں نے جب آکر لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم اور تربیت کو دیکھا۔ تو جیسی میں خود رہ کر کر سکتا تھا۔ اس سے بڑھ کر پایا۔ میری بہنوں نے اس موقعہ پر میری بیوی کی جو قدر افزائی کی ہے۔ میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیا اچھا ہوتا جس طرح مجھے بلایا گیا ہے۔ اس موقعہ پر ان کو بھی بلایا جاتا اس سے ان کی اور بھی حوصلہ افزائی ہوتی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ اگر لجنہ کی طرف سے کسی مربی کی عزت افزائی ہو گی۔ تو اس کی بیوی کو بھی اس موقعہ پر بلایا جائے گا۔

اس کے بعد میں چند اور باتیں بیان کرتا ہوں۔ جو میں نے اپنے سفر یورپ اور امریکہ میں دیکھیں۔

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ جنت خواہ روحانی ہو یا جسمانی ذہنی ہو۔ یا عقلی۔ کسی قسم کا ہو۔ یقیناً ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اگر ماں نے بچہ کو جنت نہیں دیا۔ تو بہت مشکل ہے۔ کہ کسی اور طرح سے اسے حاصل ہو سکے۔ مائیں قوم کی مائیں ہوتی ہیں۔ بچوں کی تربیت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ قدرت نے چونکہ ان کو ماں بنایا ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں ایسے اخلاق اور عادات پیدا کئے ہوتے ہیں۔ جو مردوں میں نہیں ہوتے۔ اور اگر ہوتے ہیں۔ تو بہت کم۔ مثلاً محبت۔ جان نثاری۔ شفقت رحم دلی۔ یہی صفات مردوں میں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن عورتوں کی نسبت کم۔ بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں یہ صفات خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی جاتی ہیں۔ مگر عام طور پر نسبتاً عورتیں مردوں سے بڑھی ہوتی ہیں۔

اولاد کی تربیت عورتوں کے ہاتھ میں

اس بات کو یورپ والوں نے مدنظر رکھتے ہوئے اولاد کی تربیت عورت کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ یہاں تک کہ انٹرنس تک کی تعلیم بھی عورتوں کے سپرد کر دی ہے۔ وجہ یہ کہ مرد اپنی فطرت اور تمدن کے لحاظ سے بچوں کی فطرت کو نہیں پہچان نہیں سکتے اور عورتیں پہچانتی ہیں۔ کہ کس طرح بچوں کی اخلاقی اور دوسری نگرانی کی جا سکتی ہے۔ اس وجہ سے ابتدائی حالت میں بچہ کی تعلیم عورتوں کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے۔ واقعی بات یہ ہے۔ کہ مردوں میں جو فطری خشونت ہوتی ہے۔ اس سے بچے ڈرتے ہیں۔ لیکن عورتیں چونکہ مائیں ہوتی ہیں۔ یا مائیں بننے والی ہوتی ہیں۔ اس لئے جس طرح وہ بچوں کی تربیت کر سکتی ہیں۔ مرد نہیں کر سکتے۔ عورتیں بچوں کی عادتوں اور حالتوں کو جانتی ہیں۔ اس لئے وہ پوری نگرانی کر سکتی ہیں۔ وہ بچوں کے متعلق شفقت۔ رحم اور محبت سے کام لیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ جو عورتوں کے ہاتھ میں بچوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور جو اغراض اور مقاصد ان کے مدنظر تھے۔ وہ عورتوں کے ذریعہ پورے ہو رہے ہیں۔ اہل یورپ نے سمجھ لیا ہے کہ بچہ کی تعلیم عورت ہی کر سکتی ہے۔ مگر ہمارے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

کلام محمود

مولانا عبدالباسط شاہد

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دعوت و اشاعت کا جو غیر معمولی جوش و ولولہ عطا کیا گیا تھا اس کے اظہار کے لئے آپ نے اپنی طبع موزوں سے خوب خوب کام لیا۔ اس زمانے میں برصغیر کی علمی زبانوں اردو اور فارسی کے علاوہ عربی زبان میں بھی تالیف' تصنیف کے محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ نے اسی مقصد کے لئے ان تینوں زبانوں میں نہایت موثر و دلنشین نثر کے ساتھ ساتھ منظوم کلام بھی ارشاد فرمایا مگر آپ کی شاعری میں رہنما اصول یا مقصد و موٹو خود آپ کے اپنے الفاظ میں یہی رہا کہ

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
جس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپ کی شاعری کا موضوع محبت الٰہی اور دین حقہ کی خوبیاں اور اشاعت و دعوت ہی رہا اسی وجہ سے جماعت کے کم و بیش تمام شعراء بھی ان مقاصد کو سامنے رکھ کر اپنی شعر گوئی کے میدان میں اپنے جوہر دکھاتے رہے۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی بھی کسی تصنع اور بناوٹ کے بغیر بے تکلف اشعار موزوں فرماتے تھے اردو ادب کے لحاظ سے آپ کا مقام بہت اونچا تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ خاص دہلی کی رہنے والی اور حضرت میر درد کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اس لئے آپ کو اپنے والد محترم سے دین حقہ سے محبت والہانہ عشق اور لگاؤ اور جماعت کی تعلیم و تربیت کا جذبہ اور جوش بدرجہ اتم ملا ہی تھا اور زبان کے لحاظ سے اردو واقع میں (نہ کہ محاورہ کے مطابق) آپ کی مادری زبان تھی۔

کلام محمود کے نام سے آپ کا شعری مجموعہ بے شمار مرتبہ طبع ہو کر دنیا میں بھر شائع ہو چکا ہے محبت اور عشق الٰہی (-) کے سلسلہ میں آپ کے اشعار آج بھی دلوں کو گرماتے اور روح کو بالیدگی بخشتے ہیں۔ عربی اور فارسی میں بھی آپ نے اشعار کہے ہیں مگر زیادہ کلام اردو زبان میں ہی ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ کا اکثر کلام اردو شاعری کی معروف و مشہور صنف غزل میں ہے مگر غزل کا روایتی مضمون کہیں بھی نہیں ملے گا اصطلاحا" تو آپ کی نظموں کو غزل کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہو گا مگر عملاً آپ کے کلام میں غزل والا انداز کہیں بھی نہیں ہے اور اس بات کا التزام نہیں کیا گیا کہ روایتی طور پر پانچ یا سات اشعار پر بات کو ختم کر دیا گیا ہو۔ غزل کا ہر شعر اپنے مضمون میں مستقل اور الگ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ شعرا کے ہاں کسی عنوان پر غزل کا کوئی تصور نہیں ہے بلکہ وہ اس امر کو غزل کی "شان" کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جتنی اردو شاعری کی عمر ہے اتنی ہی لمبی غزل گو اور نظم گو شاعروں کی چپقلش اور نوک جھونک کی تاریخ ہے۔ حضرت صاحب کی ساری شاعری مربوط با مقصد ہمت و ولولہ پیدا کرنے والی ہونے کی وجہ سے ایک مسلسل غزل تو کہلا سکتی ہے مگر معروف غزل بہرحال نہیں ہے۔ اسی وجہ سے آپ کے کلام کا انتخاب پیش کرنا بہت مشکل امر ہے یہاں پر "حاصل مشاعرہ" اور "حاصل غزل" قسم کی کوئی چیز نہیں ہے۔ سادہ زبان میں نہایت عارفانہ کلام ہے۔ حضرت صاحب نے اپنے کلام کے متعلق خود یہ وضاحت فرمائی ہے کہ... یوں میرے دل میں اکثر خیال آیا کرتا تھا کہ میرے اکثر شعر درحقیقت کسی آیت کا ترجمہ ہوتے ہیں یا کسی حدیث کا ترجمہ ہوتے ہیں یا کسی فلسفیانہ اعتراض کا جواب ہوتے ہیں لیکن لوگ عام طور پر اگر صرف وزن میں ترنم پایا جاتا ہے اور موسیقی پائی جاتی ہے تو سن کر ہاہا کر لیتے ہیں۔ مجھے کئی دفعہ خیال آتا تھا کہ لوگ سمجھنے کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس طرف توجہ کرے تو شاید یہ زیادہ مفید ہو سکے... درحقیقت اگر دیکھا جائے تو میرے اشعار میں سے ایک کافی حصہ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک چوتھائی یا ایک ثلث حصہ ایسا نکلے گا جو درحقیقت کلام الٰہی کی تفسیر ہے لیکن ان میں بھی لفظ پھر مختصر ہی استعمال ہوئے ہیں ورنہ شعر نہیں بنتا۔ شعر کے چند لفظوں میں ایک بڑے مضمون کو بیان کرنا آسان نہیں ہوتا یا اس طرح کئی تصوف کی باتیں ہیں جن کو ایک چھوٹے سے نکتے میں حل کیا گیا ہے...... (الفضل 25- اکتوبر 55ء)

اس وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے غزل کے عام اور سادہ مفہوم "عورتوں سے باتیں کرنا۔ عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا۔ نظم کی ایک صنف جس میں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے۔" (فیروز اللغات) کو دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ "کلام محمود" کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب "سوانح..." میں آپ کے منظوم کلام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت صاحبزادہ صاحب کا عارفانہ منظوم کلام پہلی مرتبہ مئی 1913ء میں شائع ہوا۔ پہلی نظم 1903ء کی ہے جبکہ آپ "شاد" تخلص کرتے تھے۔ شعر و سخن کے باب میں آپ کا مسلک کیا رہا ہے اس پر آپ خود ہی روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں "میں کسی نظم کو شاعری کے شوق میں نہیں کہتا بلکہ جب تک ایک خاص جوش پیدا نہ ہو نظم کہنا مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے درد دل سے نکلا ہوا کلام سمجھنا چاہئے۔ بعض نظم نامکمل صورت میں پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے تاکہ لوگ دیکھیں کہ شاعری کو بطور پیشہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ جب کبھی قلب پر کیفیت ظاہر ہوتی تو اس کا اظہار کر دیا جاتا ہے اور پھر یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کو مکمل بھی کیا جاوے۔ چونکہ میں تکلف سے شعر نہیں کہتا۔ ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے۔ پڑھو اور غور کرو۔ خدا کرے یہ درد بھرے کلمات کسی سعید روح کے لئے مفید و بابرکت ثابت ہوں۔" (ص 245)

حضرت صاحب نے عام شعراء کی کبھی پیروی و اقتدا نہیں کی آپ کے خیالات اور مضامین عارفانہ و عالمانہ ہیں۔ آپ نے اردو ادب میں نئے محاوروں کا اضافہ فرمایا مثلاً کلام محمود میں آپ کا کلام

"ہے اک تری تصویر جو مٹتے نہیں مٹتی"

کے عنوان سے شائع ہوا ہے

اس میں حضرت صاحب کی طرف مندرجہ ذیل نوٹ بھی درج ہے جس میں اردو ادب میں ایک نئے محاورہ کے اضافہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"اردو میں عام طور پر مٹائے نہیں مٹتی بولا جاتا ہے اور وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ انسان مٹانا چاہتا ہے مگر نشان نہیں مٹتا اس کے برخلاف ایک نقش ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خود تو اسے مٹانا نہیں چاہتا لیکن مرور زمانہ سے وہ کمزور پڑ جاتا ہے چونکہ میں نے اسی مضمون کو لیا ہے اس لئے بجائے مٹائے نہیں مٹتی کے مٹتے نہیں مٹتی استعمال کیا ہے۔ جاہل ادیبوں کے نزدیک یہ بات ناجائز تصرف معلوم ہوتی ہے مگر واقفوں کے نزدیک مفید اضافہ" (کلام محمود الفضل 28- جولائی 51ء)

اس جگہ اردو شاعری پر حضرت صاحب کے ایک معمولی تبصرہ کا ذکر بھی باعث دلچسپی ہو گا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"... ہمیں اپنے تعلیمی نصاب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ بے شک ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہماری شاعری یہ سکھاتی ہے کہ اگر کوئی بد تحریک کرے تو اسے ضرور قبول کرو کیونکہ یہ وفا ہے اور اگر بد تحریک کو قبول نہیں کرو گے تو بے وفا بن جاؤ گے یہ حصہ بھی قابل اصلاح ہے... لیکن ایک بہت بڑا نقص ہماری شاعری میں یہ ہے کہ وہ مایوسی پیدا کرتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ جس سے تم محبت کرتے ہو وہ ظالم ہے اور تم مظلوم اور اب تمہارا یہی کام ہے کہ اس کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے جاؤ اور کبھی کامیابی کی امید نہ رکھو۔ جیسا کہ عرفی نے کہا ہے

باقی صفحہ 5 پر

ہماری تاریخ

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب ایک لمبا عرصہ فلسطین میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد جب ربوہ سے گیمبیا تشریف لے گئے تو آپ چند روز کے لئے نائیجیریا اور غانا بھی قیام فرما ہوئے۔ آپ نے گیمبیا پہنچ کر چند روز کے بعد جو خط تحریر فرمایا اور جس میں غانا اور نائیجیریا جماعتوں کا شکریہ ادا کیا وہ اخبار ٹروتھ کے 24- مارچ 1961ء کے پرچے میں شائع ہوا۔

آپ نے تحریر کیا کہ غانا میں چند روز قیام کرنے اور ان کی مہمان نوازی سے مستفید ہونے کے بعد میں 10- مارچ بروز جمعہ گیمبیا پہنچ گیا۔ احمدیہ جماعت کے افراد کی خاصی تعداد میرے استقبال کے لئے ایرپورٹ پر موجود تھی۔ ان میں ایک صاحب لیجسلیٹو کونسل کے رکن بھی تھے۔ جن کا نام آنریبل جوبے ہے۔ ایرپورٹ سے ایک جلوس کی صورت میں احمدیہ مشن پہنچے۔ راستے میں تمام افراد حمد کے گیت گاتے رہے۔ اور راستے کے دونوں طرف کھڑے لوگ یہ گیت سن کر خوش ہوتے رہے۔ میں بھی اس وقت جذبات سے مغلوب ہو گیا کیونکہ یہ بات میرے لئے بہت بڑی خوشی کا باعث تھی۔ میرے ہونٹوں پر بار بار خدا تعالیٰ کی تحمید کے فقرے آ رہے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں سالانہ عبادت کے لئے جگہ مل گئی ہے اور بیت الحمد کی عمارت کے لئے بھی مناسب قطعہ زمین کی تلاش جاری ہے۔ میں متعدد معزز احباب سے شہر کے مختلف علاقوں میں ملا ہوں اور میں نے احباب کے فائدے کے لئے دینی کلاسیں شروع کر دی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ لوگ اس کام میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ ازراہ مہربانی نائیجیریا مشن کو میری طرف سے شکریہ اور محبت کا پیغام پہنچا دیجئے انہوں نے میرے ساتھ بہت محبت کا سلوک کیا اب میں چاہوں گا کہ وہ میرے کام میں کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اسی طرح آپ مسٹر حمزہ سیالو کو بھی یہ پیغام پہنچا دیں کہ انہوں نے جتنا عرصہ یہاں کام کیا ہے لوگوں کے دل ان کی یاد سے معمور ہیں۔ انہوں نے جماعت کے قیام کے لئے جو ابتدائی کوششیں کی تھیں وہ اب خدا کے فضل سے پھل لا رہی ہیں۔ اور لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اس علاقے میں جماعت جو کام کرے گی وہ ملکی ترقی کے لئے خاص اہم ہو گا۔

دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الشکور ارشد- ربوہ

اطاعتِ والدین- ایک نئے زاویے سے

والدین کی معروف اطاعت 'ان کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کرنا احکام اللہ میں سے ایک اہم حکم ہے- اس قدر اہم کہ والدین سے احسان کے مضمون کو شرک سے اجتناب کے مضمون سے باندھا گیا ہے اور اس حکم پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ گویا کہ یہ دینی احکام کا ایک بنیادی جزو ہے-

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حکم اس قدر اہم کیوں ہے؟ اس کی اطاعت سے وہ کون سے اہم فوائد وابستہ ہیں- جن کے پیش نظر اسے اس قدر اہمیت دی گئی ہے- اس میں وہ کون سی حکمتیں پوشیدہ ہیں کہ اس حکم پر عمل کئے بغیر بعض صورتوں میں انسان کے دیگر صالح اعمال بھی قابل قبول نہیں رہتے اور انہیں رد کر دیا جاتا ہے-

میرے خیال میں والدین کی اطاعت و خدمت اور ان سے حسن سلوک انسان کے ذہنی اور فکری ارتقاء کے لئے ایک لازمے کی حیثیت رکھتا ہے- اور اس کے بغیر کسی ایک نسل انسانی کا اپنے سے پہلی نسل سے ذہنی 'فکری' سماجی اور معاشرتی اعتبار سے بہتر ہونا- مجموعی لحاظ سے ناممکن ہے کیونکہ والدین زندگی کے ایک دور میں سے گزرنے کی وجہ سے زندگی کی اونچ نیچ اور اس کے نشیب و فراز سے تجرباتی انداز میں نہ صرف واقف ہو چکے ہوتے ہیں- بلکہ ان تجارب کے انبار میں سے مثبت نتائج کے موتی بھی چن چکے ہوئے ہوتے ہیں- جبکہ بچے ابھی ذہنی اور فکری لحاظ سے زندگی کے حقیقی پہلوؤں سے بے خبر ہوتے ہیں- اور انہیں ابھی حقائق زندگی کا بامعنی شعور حاصل کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ زندگی درکار ہوتا ہے- ان کے سامنے دو متبادل راستے ہوتے ہیں:-

(1) یا تو اپنے والدین کی اطاعت کے ذریعے سے ان تمام کمزوریوں' غلطیوں اور نقصانات سے اپنے بچپن ہی سے خود کو محفوظ کر سکیں جو ان کے والدین نے اپنی شعور کی پختگی سے قبل کی تھیں- اور اس طرح سے بچے اپنی ذہنی اور فکری عمر کو اپنی جسمانی عمر سے زیادہ کر سکیں- اور اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی پہلی نسل سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں- یا پھر

(ii) والدین کی اطاعت سے نکل کر وہی غلطیاں دوبارہ کریں جو ان کے والدین کر چکے ہیں- وہی کمزوریاں دہرائیں جو ان کے والدین سے سرزد ہو چکی ہیں- اور وہی نقصانات دوبارہ اٹھائیں- جو ان کے والدین قبل ازیں اٹھا چکے ہیں وغیرہ-

اس صورت حال کا ایک مثبت پہلو بھی ہے کہ جس طرح ان کے والدین سے کمزوریاں سرزد ہوئیں- جس طرح انہوں نے غلطیاں کیں اور جس طرح انہوں نے نقصانات اٹھائے بالکل اسی طرح ان سے خوبیاں بھی سرزد ہوئیں- ان سے اعمال صالحہ بھی سرزد ہوئے- اور انہوں نے بعض فوائد بھی حاصل کئے- لہٰذا

(i) بچے والدین کی اطاعت کے ذریعے سے ان مثبت امور میں بھی اپنے والدین کے مثبت تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سے بہتر زندگی گزارنے کی اہلیت کے حامل ہو سکتے ہیں-

(ii) یا پھر والدین کی نافرمانی کر کے ان فوائد سے محروم ہو کر اپنے والدین سے بدتر زندگی گزارنے کے حقدار بھی بن سکتے ہیں- وغیرہ-

دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ صرف والدین ہی کیوں؟ بچہ ماحول' سوسائٹی اور دیگر ذرائع سے بھی تو بہت کچھ سیکھتا ہے- اس کا جواب یہ ہے کہ سوسائٹی میں والدین اور صرف والدین ہی ایسے وجود ہیں جن کو بچوں سے حسد 'بغض' لالچ اور طمع وغیرہ نہیں ہوتے- والدین کی محبت طبعی اور بے لوث ہوتی ہے- وہ اپنے ذاتی مفاد پر بچوں کے مفاد کو ترجیح دے سکتے ہیں- بچوں کو خود سے آگے نکلتے دیکھ کر خوشی محسوس کرتے ہیں نہ کہ حسد بچوں کی خاطر اپنی ذاتی ضروریات کو بھی قربان کر سکتے ہیں وغیرہ- وہی بچوں کے طبعی ناصح اور خیر خواہ ہو سکتے ہیں- بھائی بہن 'عزیز رشتہ دار اور دوست وغیرہ صرف ایک خاص حد تک ہی یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں-

نیز انسانی فطرت بھی کچھ اسی طور پر واقع ہوئی ہے کہ وہ ایک بے لوث ہمدرد اور محبت کرنے والے سے جو اثر قبول کرتی ہے وہ کسی اور شخص سے نہیں کر پاتی- انسان کی قوت متاثرہ اور قوت موثرہ اسی وقت پوری طرح حرکت میں آتی ہیں جب دو انسانوں کے درمیان ذوی القربیٰ والا رشتہ موجود ہو جو سب سے زیادہ ماں اور بچہ کے درمیان اور بعد ازاں باپ اور بچے میں ہوتا ہے- یہی وجہ ہے کہ تمام بڑے انسانوں میں یہ قدر مشترک پائی جاتی ہے کہ وہ اپنی ماؤں سے بالخصوص اور باپوں سے بالعموم پیار' محبت اور احسان کا سلوک کرنے والے ہوتے ہیں- ان کی بڑائی کا راز درحقیقت اسی تعلق میں پنہاں ہوتا ہے جن بچوں کو والدین حکمت عملی سے اس راستے پر ڈال دیتے ہیں وہی بچے نارمل اٹھان سے شعور کی عمر کو پہنچتے ہیں- وگرنہ وہ ادھر ادھر بھٹک کر بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں-

خلاصہ کلام یہ ہے کہ والدین کی اطاعت' فرمانبرداری اور ان سے احسان و مروت کے سلوک کے احکام خداوندی درحقیقت خود بچے ہی کی فلاح و بہبود کی خاطر دیئے گئے ہیں تاکہ ہر نئی نسل پہلی نسل سے بہتر کردار کی حامل ہو سکے اور اس طرح نوع انسانی ارتقاء کی منازل بسہولت طے کر سکے- جہاں تک والدین کا تعلق ہے- ان کو اگر بچوں کی فرمانبرداری سے کوئی فائدہ ہوتا بھی ہے تو وہ فائدہ ان فوائد کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا- جو بچوں کو والدین کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے- جن بچوں کو والدین کی بات بلاچون وچرا ماننے کی عادت پڑ جاتی ہے- وہ بہت ساری مشکلات کو آسانی سے حل کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں- ان کی طبائع میں سکون اور ٹھہراؤ پیدا ہو کر ان کو بے چینی اور اضطراب کی کیفیات سے نجات مل جاتی ہے- ان کی خود اعتمادی مضبوط بنیادوں پر استوار ہو کر ان کی قوت عمل کو بڑھاتی ہے جس سے وہ زندگی کو بہتر طور پر صرف کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں-

(مصباح ربوہ- اپریل 1996ء)

یاد رفتگان

عبدالباسط خان- کوئٹہ

محترم عبدالرحمان خان صاحب

خاکسار کے والد مکرمی عبدالرحمٰن خان صاحب آف کوئٹہ حال جرمنی 3- اگست 1996ء کو لندن میں انتقال فرما گئے-

حضرت صاحب نے 7- اگست کو لندن میں جنازہ پڑھایا- لندن سے میت فرینکفورٹ لے جائی گئی- جہاں جمعہ کے بعد ناصر باغ میں جنازہ ہوا- فرینکفورٹ سے میت 12- اگست کو لاہور لائی گئی- اسی دن ربوہ میں احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ مکرمی سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا- بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی- قبر تیار ہونے پر مکرمی مولانا چوہدری رشید الدین صاحب نے دعا کرائی-

مکرمی والد صاحب متقی بزرگ تھے عبادت گزار آخر شب کی عبادت کرنے والے ملنسار- ہنس مکھ' درویش صفت سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش امامت کے عاشق' سلسلہ کے بزرگوں کا بے حد احترام کرنے والے تھے تقسیم ملک کے وقت امامت ثانیہ کی طرف سے حفاظت مرکز کی تحریک پر اپنی خدمات پیش کیں- کوئٹہ سے قادیان حفاظت مرکز کے لئے تشریف لے گئے- یوں درویشان قادیان میں شامل ہوئے- لمبا عرصہ کوئٹہ کی جماعت میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کیا- لمبا عرصہ ایجنٹ الفضل اور رسائل رہے- کلمہ لگانے کے جرم میں قید و بند کی صعوبتیں جواں مردی سے برداشت کیں- اس جرم میں آپ پر دو مقدمات بنائے گئے- ایک مقدمہ میں عدالت کی طرف سے نو ماہ قید ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی- جو آپ نے خندہ پیشانی سے قبول کی- دوسرے مقدمہ میں آپ پر عدالت کی طرف سے 298C' 295C کی دفعات لگائی گئیں جولائی 1988ء میں جلسہ سالانہ لندن تشریف لے گئے- جرمنی تشریف لے گئے- نقل مکانی کے ایام بھی جواں مردی سے گزارے وہاں سلسلہ کی خدمات کو اولیت دی- یوں غریب الوطنی میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے-

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں- ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں- احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں- خداوند کریم اپنے فضل سے میرے والد کو اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرماتا چلا جائے- ہماری والدہ محترمہ اور ہم سب بہن بھائیوں اور عزیزوں کو آپ صبر جمیل عطا فرمائے- اور والد صاحب کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق و طاقت عطا فرماتا چلا جائے- آمین

بقیہ صفحہ 4

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

پس شاعری کے لحاظ سے اور نثر کے لحاظ سے بھی ہمارے نصاب بدلنے چاہئیں مگر یہ کام صرف محکمہ نہیں کر سکتا بلکہ مختلف دوست اگر چاہیں تو اپنے طور پر یا مل کر کر سکتے ہیں- ہر شخص کو کوئی نہ کوئی شوق ہوتا ہے اگر علمی مذاق رکھنے والے لوگ اپنی فرصت کے اوقات میں کوئی کتاب لکھ دیں تو اس میں کیا حرج ہے-

کلام محمود کو پڑھنا شروع کر دیں تو بخوبی پتہ چلتا ہے کہ اس کلام میں سے کچھ اشعار یا نظموں کا انتخاب کتنا مشکل امر ہے- جس شعر پر بھی غور کریں اس میں وسیع مطالب و معانی پائے جاتے ہیں- اس مشکل کا حل یہی ہے کہ "کلام محمود" بار بار پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں-

---

جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30760 میں نعیمہ ربانی زوجہ منظور احمد صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر-/30000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی-/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نعیمہ ربانی دارالذکر سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور گواہ شد نمبر1 مبارک احمد خان شاہین ٹاؤن پشاور گواہ شد نمبر2 محمد علی وصیت نمبر19966 پشاور۔

مسل نمبر30761 میں عامر محمود ولد شیخ مجید احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ عامر محمود C-344/6 فیڈرل بی ایریا کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر 2 عمران احمد قمر وصیت نمبر 27299-

مسل نمبر30762 میں عدنان احمد قمر ولد سلطان احمد ناصر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عدنان احمد قمر R-1082 بلاک 19 فیڈرل بی ایریا کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 عمران احمد قمر وصیت نمبر27299-

مسل نمبر30763 میں سید عبدالقیوم رضوی ولد سید عبدالباسط رضوی صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-4-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید عبدالقیوم رضوی R-108.19 فیڈرل بی ایریا کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 مسعود احمد مجاہد وصیت نمبر16253-

مسل نمبر30764 میں محمد ظفراللہ سلام ولد عبدالسلام صاحب قوم جٹ بریار پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ فیصل کالونی کراچی حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-9-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ظفراللہ سلام طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد بھٹی وصیت نمبر 27770 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر20382-

مسل نمبر30765 میں عبدالمنان محمود ولد میاں عبداللطیف شاہ کوئی قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرسید ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان نمبر3 C 254/11 R برقبہ 120 مربع گز سرسید ٹاؤن کراچی مالیتی-/550000 روپے۔ 2- پلاٹ نمبر258 سیکٹر D برقبہ 120 مربع گز ہاکس بے اسکیم کراچی مالیتی-/30000 روپے۔ 3- مکان نمبر11 ذکریا مارکیٹ میٹھادر صرافہ بازار کراچی مالیتی-/250000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/830000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10000 روپے ماہوار بصورت دستکاری پیشہ زرگری سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمنان محمود ساکن 3 C 254/11-R سرسید ٹاؤن نارتھ کراچی گواہ شد نمبر1 محمد شفیق شاہد ولد شریف احمد نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 سید منیر احمد ولد سید عبدالستار صاحب نارتھ کراچی۔

مسل نمبر30766 میں ناصرہ منان زوجہ میاں عبدالمنان محمود صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-6-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ-/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 114 گرامز مالیتی-/41040 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/600 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ منان R-254 سیکٹر 3-C-H نارتھ کراچی گواہ شد نمبر1 شفیق احمد شاہد 3-B سیکٹر B-11 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 عبدالمنان محمود خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30772 میں اختر شاہین بنت ناصر احمد ملہی قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اختر شاہین بنت ناصر احمد ملہی فیروز والا P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 توقیر احمد وصیت نمبر26428 گواہ شد نمبر2 عبدالناصر منصور مربی سلسلہ وصیت 25875-

مسل نمبر30773 میں ممتاز اختر بنت مختار احمد حیدر خان قوم افغان پیشہ معلمہ عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت معلمہ پرائیویٹ سکول مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز اختر مکان نمبر73 محلہ ٹالیاں والا بازار کھیتانوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر1 ممتاز احمد حیدر خان والد موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالغفور وصیت نمبر16132-

مسل نمبر30774 میں محبوب احمد ولد میاں بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر ساٹھ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد رقم بصورت کمیوٹیشن (بعد ریٹائرمنٹ) پانچ لاکھ تیس ہزار تین سو چوبیس روپے (2) نقد رقم بصورت جی پی فنڈ بعد ریٹائرمنٹ ایک لاکھ سترہ ہزار پچانوے روپے (3) مکان نمبر15/A-8 جو کہ بیوی کے نام ہے میرا حصہ 1/10 50000 روپے سول لائن جھنگ صدر کل جائیداد مالیتی چھ لاکھ ستانوے ہزار چار سو انیس روپے اس وقت مجھے مبلغ 2'858 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محبوب احمد مکان نمبر15/A-8 یوسف شاہ روڈ سول لائن جھنگ صدر گواہ شد نمبر1 ظہور احمد مکان نمبر12-A/B-95 محلہ پیرونوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالغفور وصیت نمبر16132-

مسل نمبر30775 میں صفیہ بیگم زوجہ میاں اشفاق احمد صاحب نون قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹ لائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-4-17 میں وصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم پچیس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی 33 تولہ مالیتی ایک لاکھ 65 ہزار روپے (3) ڈیڑھ ایکڑ زرعی اراضی واقع چک نمبر 32۔ج ضلع سرگودھا مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی تین لاکھ چالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 3200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ بیگم C-154 سیٹ لائٹ ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 میاں اشفاق احمد نون خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں عبد السمیع نون خسر موصیہ۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام.

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 15- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
1-30 احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق از بی اے رفیق
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
2-30 چینی زبان سیکھئے۔
3-00 حکایات شیریں۔ (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
7-30 چینی زبان سیکھئے۔
8-00 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق۔ از بی۔ اے رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
(سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال و جواب کا سیشن۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
6-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنز۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
11-00 جرمن پروگرام۔

سوموار 16- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 ایڈریس از حضرت امام جماعت الرابع
3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر۔
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 نارویجین زبان سیکھئے (دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 دوپہر۔ اے لیٹر فرام لندن۔
1-00 لقاء مع العرب۔ اردو پروگرام۔
2-00 اردو پروگرام۔ سیرت۔ تقریر
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
(سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز عمیر احمد طاہر ابن مکرم رفیع احمد طاہر صاحب قائد ضلع شیخوپورہ جو کہ واقف نو ہے۔ کچھ دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ شوکت جہاں صاحبہ سرسید ٹاؤن کراچی بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ ایم۔ اے ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ شوگر اور فالج کے باعث لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر خوراک نالی کے ذریعہ دی جارہی ہے۔ اور کمزوری بہت ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت خادم

○ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور کے لئے ایک مستعد ایماندار خادم کی ضرورت ہے جس کی عمر 40 سال سے کم اور 50 سال سے زیادہ نہ ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ واجبی تعلیم ہو مناسب تنخواہ دی جائے گی اور مفت رہائش دی جائے گی رہائش سنگل یعنی صرف خادم کے لئے ہوگی۔

خواہش مند حضرات اپنے امیر جماعت / صدر سے تصدیق کرا کے درخواست مندرجہ ذیل پتے پر بھیج دیں۔

صدر حلقہ C/87 ماڈل ٹاؤن لاہور

بقیہ صفحہ 1

اگست کو شکاگو میں ان کا جنازہ پڑھا گیا اور وہیں پر امانتاً دفن ہوئیں۔

موصوفہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا نصیر احمد خان اور 8 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں صرف دو بیٹیاں پاکستان میں ہیں ایک میری اہلیہ اور دوسری برادرم محمد کشور خان صاحب امیر جماعت مردان کی بیگم ہیں۔ نصیر احمد خان صاحب اور اس کی 6 بہنیں اپنے بچوں کے ہمراہ امریکہ میں ہیں۔

شکاگو میں جماعت کے دوست کثیر تعداد میں جنازے میں شریک ہوئے۔ اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا یہاں پشاور اور مردان سے دوست اور رشتہ دار ہمارے پاس اظہار ہمدردی کے لئے تشریف لائے جن کے لئے میں ان سب کا مشکور ہوں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 3

ہاں اس کی بڑی کمی ہے۔ لڑکوں کو تعلیم دینا تو درکنار لڑکیوں کو بھی عورتیں پوری پوری تعلیم نہیں دیتیں۔

لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام حضرت امام جماعت الثانی نے لڑکیوں کی تعلیم کا جو خاص انتظام فرمایا ہے۔ اس کا ہم جتنا بھی شکریہ ادا کریں۔ تھوڑا ہے۔ مگر میں اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہوں گا۔ کہ اتنا انتظام ہی کافی نہیں ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا وقت اتنا قیمتی ہے۔ کہ اگر اس طرح کے جزوی کاموں میں صرف ہو۔ تو قومی نگرانی کے لئے وقت کم رہ جائے گا۔ گو لڑکیوں کی تعلیم کا کام بھی بہت بڑا اور ضروری کام ہے۔ مگر یہ فردی کام ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی یہی بہت بڑی شفقت اور مہربانی ہے۔ کہ آپ نے لڑکیوں کی تعلیم کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ لیکن آپ کو اور بھی بہت سے اہم اور ضروری کام کرنے ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو کبھی باہر تشریف لے جانا پڑتا ہے۔ کبھی آپ کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ ایسا انتظام نہیں ہے جسے آرگنائزیشن کہا جائے۔ اس کے لئے آرگنائزیشن کی ضرورت ہے۔ اور لڑکیوں کی تعلیم پرائمری تک کافی نہیں۔ ہماری لڑکیوں کے لئے اتنی تعلیم ہونی چاہئے۔ کہ وہ بچوں کی تعلیم کا کام اپنے ہاتھ میں لے سکیں۔ یورپ میں انٹرنس تک کی تعلیم عورتوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اور 18 18 سال تک کے لڑکے لڑکیوں کی نگرانی مائیں کرتی ہیں۔ وہ خود تربیت یافتہ ہوتی ہیں۔ تب بچوں کی تربیت کر سکتی ہیں۔ اسی طرح جب تک ہماری عورتوں کی تعلیم مکمل نہ ہوگی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ منشاء کہ قوم ترقی کرے۔ پورا نہ ہوگا۔

نصرت ہائی سکول انگریزی میں مثل ہے۔ کہ زنجیر کی طاقت کمزور کڑی سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ ہماری جماعت میں عورتیں کمزور کڑیاں ہیں۔ اس لئے میں خاص طور پر حضرت اماں جان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر فی الحال لڑکیوں کے لئے کالج نہیں بن سکتا۔ تو ہمیں نصرت ہائی سکول تو ضرور ملنا چاہئے۔ امید ہے کہ اس کام کو لجنہ اماء اللہ اپنے ہاتھ میں لے گی۔ اور حضرت اماں جان کی خدمت میں عرض کرے گی۔ کہ آپ اس کام کو سرانجام دیں۔

اس کے بعد پھر میں اپنی اور اپنی بیوی کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریر ختم کرتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کو نو نکاتی ایجنڈا پر مذاکرات کی پھر دعوت دی گئی ہے وزیر انسانی حقوق مسٹر اقبال حیدر نے ایک پریس کانفرنس میں یہ پیشکش کی ہے اس میں عدالتوں کے ذریعے احتسابی عمل تیز کرنا، آٹھویں ترمیم کا خاتمہ، اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کا قیام اور انتخابی اصلاحات جیسے معاملات شامل ہیں۔ مسٹر اقبال حیدر نے کہا کہ کشمیر اور نیوکلیئر مسائل سمیت قومی مسائل ڈرگ مافیا، دہشت گردی، لسانی منافرت کے خاتمے اور ضابطہ اخلاق مرتب کرنے پر بات چیت کی جائے گی۔

○ حکومت کی معیاد چار سال کرنے کے لئے پیپلزپارٹی اور مسلم لیگ (ن) میں خاموش مذاکرات شروع ہو چکے ہیں۔ ذمہ دار ذرائع نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی اور مسلم لیگ (ن) بظاہر اپنے اپنے موقف پر قائم رہیں گی لیکن حکومت کی معیاد چار سال کرنے پر اتفاق رائے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

○ شیعوں کی تنظیم سپاہ محمد کے سالار اعلیٰ علامہ مرید عباس یزدانی کو اسلام آباد میں ان کے گھر کے اندر قتل کر دیا گیا۔ تین نامعلوم افراد مہمان بن کر آئے۔ علامہ یزدانی نے ان کے لئے بوتلیں منگوائیں فائرنگ کی آواز سن کر ان کے اہل خانہ ڈرائنگ روم آئے تو وہ کرسی پر مردہ پڑے تھے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بے نظیر کی منافقت کے ڈسے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم کا کردار دوہرا ہے۔ نہ کھلے مذاکرات ہوں گے نہ خفیہ۔ بے نظیر کی الیکشن کی یقین دہانی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ جس عدالتی فیصلے کو وہ "چمک" قرار دیتی تھیں۔ آج اسے تاریخی قرار دے رہی ہیں۔ پنجاب پیکیج دھوکے سوا کچھ نہیں۔ "پلے نہیں دھیلا تے کر دی میلہ میلہ" انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے احتسابی کمیشن کی تجویز پر کوئی جواب نہیں دیا۔ احتساب اور الیکشن ایک ساتھ ہونے چاہئیں۔ عبوری حکومت اور عام الیکشن کے بارے میں ہمارے آپشنز کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روپیہ حکومتی کنٹرول سے باہر ہو گیا ہے۔ اگلے سال ڈالر کی قیمت 60 روپے ہو جائے گی مالیاتی ادارے تباہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ویٹو حکومت بحال ہوئی تو فیصلہ ہمیں نہیں ویٹو نے کرنا ہے۔

○ جلال آباد پر طالبان کے قبضے کے بعد سرحد میں افغان طلبہ کے تمام مدرسے بند کر کے طلباء کو طالبان کو کمک پہنچانے کے لئے روانہ کیا جا رہا ہے۔ ان کے علاوہ کراچی، پنجاب اور اسلام آباد کے مدارس کے طلباء بھی طورخم پہنچ رہے ہیں۔

○ پارا اچنار کرم ایجنسی میں فرقہ وارانہ فسادات کا دائرہ پھیل جانے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد 100 سے بڑھ گئی ہے ملیشیا قابو پانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ جس کے بعد امن قائم کرنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ فریقین ایک دوسرے کے دیہات پر میزائلوں راکٹوں اور دوسرے بھاری ہتھیاروں سے حملے کر رہے ہیں۔ بہت سے مکان بھی جل گئے۔ گورنر سرحد علاقے میں پہنچ گئے۔ پارہ چنار کی بجلی، پانی اور ٹیلیفون بدستور بند ہے۔

○ وزیر اعظم نے لاہور میں ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلیاں توڑنے سے نہ تو ملک کی نیک نامی ہوتی ہے اور نہ اسمبلیاں توڑنے والوں کی۔ انہوں نے کہا کہ مئی 1993ء میں سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے (نواز حکومت کی بحالی) سے ملک سیاسی استحکام کے نئے دور میں داخل ہو چکا ہے۔

○ مسٹر جسٹس ریٹائرڈ نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ اب اللہ نے بے نظیر کو سمجھ دے دی ہے مجھے خوشی ہے کہ بے نظیر نے تاریخی فیصلہ کا درست ہونا مان لیا ہے۔ پہلے وہ الٹ پلٹ باتیں کیا کرتی تھیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف نے دیر کی تو ہم اکتوبر میں اسلام آباد کی طرف ملین مارچ کریں گے۔ اس سے پہلے جماعت اسلامی کے ارکان کے استعفے سپیکر کو پیش کئے جائیں گے۔

○ قائم مقام صدر مملکت مسٹر وسیم سجاد نے جمعہ کو سینیٹر سعید قادر کی رہائش گاہ پر اس ظہرانے میں شرکت کی جس کا اہتمام جنرل ریٹائرڈ سعید قادر نے اپنی اٹھارہ ماہ کی اسیری سے رہائی کے موقع پر کیا تھا۔

○ فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ثالث بننے کی پیشکش کی ہے۔ جمعہ کے روز فلسطینی صدر کے مختصر دورے پر وزیر اعظم اور قائم مقام صدر نے ان کا استقبال کیا۔ مسٹر یاسر عرفات نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں اور شملہ سمجھوتے کے مطابق حل ہونا چاہئے۔ انہوں نے فلسطینیوں کی جدوجہد آزادی کی حمایت پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے مارچ 1997ء میں پاکستان میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں شرکت کی دعوت قبول کر لی۔

○ طالبان نے افغانستان کے ایک اور صوبے نغمان پر قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری فوجوں نے معمولی مزاحمت کی۔ طالبان نے تین دن میں دو صوبوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے جبکہ اس سے قبل 16 صوبوں پر ان کا کنٹرول تھا۔ نغمان صوبے پر اس سے قبل گلبدین حکمت یار کی فوجوں کا کنٹرول تھا۔ افغان حکومت کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان افغان فوجوں کے خلاف طالبان کی بھرپور مدد کر رہا ہے۔

○ آزاد گروپ کے بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ آزاد گروپ بدستور حکومت کے ساتھ ہے۔

○ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں ایک بار پھر بڑھا دی گئی ہیں۔ ریگولر پٹرول 15ء42 روپے، سپر 16ء48 روپے، ہائی سپیڈ ڈیزل 7ء45 روپے لائٹ ڈیزل 5ء67 روپے، اور جیٹ فیول ون 6ء24 روپے لیٹر فروخت ہو گا۔ مٹی کے تیل کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ بعض ذرائع نے خبر دی ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اپنے دورہ لاہور کے دوران قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے والد میاں محمد شریف کی تیمارداری کے لئے ان کے گھر واقع ماڈل ٹاؤن جائیں گی۔ مسٹر نواز شریف کو اس کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ ان سے ناشتے کی میز پر بے نظیر کی ملاقات ہو گی۔ مسٹر نواز شریف نے اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ شروع کر دیا ہے کہ اگر بے نظیر آئیں تو وہ کیا کریں؟

○ امریکی حکومت نے عراق پر ایک بڑا حملہ کرنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ روس نے کہا ہے کہ طاقت کا استعمال ناقابل قبول ہو گا۔ امریکہ نے طیارہ بردار بحری جہاز اور جنگی طیارے خلیج میں روانہ کر دیئے ہیں۔ بی باون بمبار طیارے بھی پروازیں کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے حالیہ دورہ لاہور کے دوران بیوروکریٹوں پر سخت تنقید کی انہوں نے کہا کہ ہمیں بدتمیز، مغرور، شرارتی اور خوشامدی بیوروکریٹ نہیں چاہئیں۔ کیوٹیشن کے بارے میں افواہ ایک چوہے افسر نے پھیلائی تھی۔ بیوروکریسی سیاستدان کا مذاق اڑانے کی عادی ہے۔ انہوں نے اپنے دورے کے دوران گورنر، چیف سیکرٹری اور کمشنر لاہور پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور سابق ایم ڈی واسا اقبال بیلا اور چیف انجنیئر کی گرفتاری کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ بند ٹوٹنے کی غلط خبر چیف انجنیئر نے دی اگر میں خود انکوائری نہ کراتی اور اقوام عالم میں بھارت کے خلاف کیس پیش کر دیتی تو کتنی شرمندگی ہوتی۔

○ پنجاب کے سینیئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے لاہور میں ٹیلی مواصلات کے جدید ترین نظام، کمپیوٹرائزڈ ڈائریکٹری اسسٹنس سسٹم کی تکمیل پر اس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ 1998ء تک ملک میں 40 لاکھ ٹیلی فون کنکشن فراہم کر دیئے جائیں گے۔

دورہ انسپکٹر الفضل

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے شہر و ضلع اسلام آباد کے دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب سے تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

ہر بیماری میں
آپریشن ضروری نہیں کیونکہ
ہومیوپیتھک طریقہ علاج اپنی زود اثر ادویات کے ذریعے بغیر آپریشن مریض کو مکمل شفا دیتا ہے بواسیر، گردہ و مثانہ اور پتے کی پتھری۔ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوری کے علاوہ خدا کے فضل سے بالوں کے گرنے کا علاج کیا جاتا ہے۔ اللہ نے چاہا تو بال گرنا بند ہو جائیں گے۔
ہومیوپیتھک طریقہ علاج اپنائیں۔
ڈاکٹر محمد ادریس اسمٰعیل DHMS RHMP رحمت بازار ربوہ

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISO

ذکاوت بیرے ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534